بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خلافت نمبر

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۷۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ⁂ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۷ہش ⁂ ۲۵ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہارے لئے قدرتِ ثانیہ کا دیکھنا ضروری ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور اس کا آنا بہتر ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کو خلافت کے عظیم آسمانی نظام کے قیام کی بشارت

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں ... جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانوں کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔

... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے ... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت)

پبلشر: مسعود احمد ⁂ پرنٹر: سید عبدالحی ⁂ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁂ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ رجمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
۲۵ رہجرت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمال صالحہ کی توفیق سے نوازنے والا آسمانی نظام

قرآن مجید کی رُو سے اجر و ثواب اور فوز و فلاح محض نیک اعمال بجالانے کے ساتھ نہیں بلکہ اعمال صالحہ بجالانے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی اجر و ثواب اور دنیوی و اخروی فلاح کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی واضح فرمایا ہے کہ یہ فلاح صرف انہی مومنوں کے لئے مقدر کی جاتی ہے جو اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں۔

اندریں صورت یہ جاننا ازبس ضروری ہے کہ اعمالِ صالحہ سے کیا مراد ہے۔ سو اعمالِ صالحہ اُن نیک اعمال کو کہتے ہیں جو موقع اور محل سے پوری پوری مناسبت رکھتے ہوں۔ یوں تو جملہ نیک اعمال کا بجالانا ضروری ہوتا ہے لیکن بعض حالات میں بہ اقتضاءِ وقت بعض مخصوص اعمال پر نسبتاً زیادہ زور دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی مومن ان مخصوص اعمال پر تو زور نہ دے بلکہ دوسرے نیک اعمال بجالانے ہی میں مصروف رہے تو وہ عند اللہ اعمالِ صالحہ بجالانے والا شمار نہیں ہو سکتا۔ مثال کے طور پر وقت کا اس امر کا متقاضی ہے کہ لوگ بڑھ چڑھ کر اشاعت دین کے لئے اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کریں۔ اب اگر ایک شخص اموال پیش کرنے میں تو اتنی مستعدی نہیں دکھاتا جتنی مستعدی اسے دکھانی چاہیئے اور نمازیں پڑھنے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کو ہی کافی سمجھتا ہے تو وہ عند اللہ اعمالِ صالحہ بجالانے والا شمار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح وقت کا تقاضا تو یہ ہو کہ لوگ نمازوں، ذکر الٰہی اور دعاؤں پر زور دیں اور ایک شخص اس معاملہ میں تو وہ شغف نہیں دکھاتا جو اُسے دکھانا چاہیئے اور چندہ دینے کو ہی اپنے لئے کافی سمجھتا ہے وہ بھی اعمالِ صالحہ بجالانے والا شمار نہیں ہو سکتا۔

یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نیک اعمال بجالانے میں وقت کے اصل تقاضے کا علم کیونکر ہو؟ سو اس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے انفرادی صوابدید پر نہیں چھوڑا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہر شخص اعمالِ صالحہ بجالانے میں وقت کے تقاضے کا خود ہی فیصلہ کرنے کا مجاز ہو تو پھر پوری قوم کے اعمال میں یکسانیت پیدا نہیں ہو سکتی اور وہ اعمال اجتماعی رنگ میں نتیجہ خیز ہو کر وقت کے اصل تقاضے کو پورا کرنے والے ثابت نہیں ہو سکتے۔ مومنوں کی اس بارہ میں رہنمائی کرنے کے لئے کہ کس وقت اور کس زمانہ میں کون سے نیک اعمال پر زور دینا ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا آسمانی نظام قائم فرمایا ہے۔ یہ کام رسول اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی براہِ راست رہنمائی میں سرانجام دیتا ہے اور اس کے وصال کے بعد خلفاء جنہیں خدا تعالیٰ خود بناتا ہے اس کام کی کماحقہٗ انجام دہی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت وقت اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق اعمالِ صالحہ کے بارہ میں مومنوں کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ خلافت کی یہ بھی ایک عظیم الشان برکت ہوتی ہے کہ مومنوں کو خلفاء کی رہنمائی میں اعمالِ صالحہ سے آگاہ ہوتے اور انہیں کماحقہٗ بجالانے کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے اور اس طرح وہ دنیوی اور اخروی فلاح سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے جو تحریکیں اور خلفاء اسلام کے جو منصوبے خلفاء مومنوں کے سامنے رکھتے ہیں انہیں بدرجۂ اولیٰ اعمالِ صالحہ کا درجہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ یہ تحریکیں اور منصوبے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت جاری کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے خدا کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے اسی لئے خلفاء کے جاری کردہ منصوبوں اور سکیموں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"سچے خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامت بتائی ہے کہ جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں گے اللہ تعالیٰ اُسے دنیا میں قائم فرمائے گا ...... خدا تعالیٰ کی پالیسی بھی وہی ہو گی جو اُن کی ہو گی۔ بے شک بولنے والے وہی ہوں گے زبانیں انہی کی حرکت کریں گی، ہاتھ انہی کے چلیں گے، دماغ انہی کے کام کریں گے مگر ان سب کے پیچھے خدا تعالیٰ کا اپنا ہاتھ ہو گا۔" (تفسیر سورۃ النور صفحہ ۳۷)

اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور کامل اطاعت کے بغیر اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق نہیں مل سکتی اور اعمالِ صالحہ بجالائے بغیر نہ نمازیں ہی مقبول ہوتی ہیں اور نہ ہی روزوں، زکوٰۃ اور حج وغیرہ عبادات کا اجر انسان کو ملتا ہے۔ اسی لئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق عطا ہونے کے ضمن میں اطاعتِ خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آجکل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں پھر صحابہؓ اور آجکل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ فرق یہی ہے کہ صحابہؓ میں ایک نظام کے تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی رُوح حدِّ کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے وہ اُسی وقت اُس پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن یہ اطاعت کی رُوح آجکل کے مسلمانوں میں نہیں۔ مسلمان نمازیں بھی پڑھیں گے، روزے بھی رکھیں گے، حج بھی کریں گے مگر ان کے اندر اطاعت کا مادہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس جب بھی خلافت ہو گی اطاعتِ رسولؐ بھی ہو گی۔ کیونکہ اطاعتِ رسولؐ یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو، یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے اطاعتِ رسولؐ یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں، اور جب وہ کہے اب زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینے کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں، اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں قربان کرنے اور وطن چھوڑنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تین باتیں ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر خلافت نہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی، تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی اور تمہارے دل سے اطاعتِ رسولؐ کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔"

(تفسیر سورۃ النور صفحہ ۳۷)

اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور کامل اطاعت کے بغیر اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق مل ہی نہیں سکتی اور اگر اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق نہ ملے تو پھر دوسری نیکیاں جنہیں انسان اپنے طور پر بجالاتا ہے بے نتیجہ و بے اثر ثابت ہوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے متعلق زیورک سے آمدہ تازہ اطلاع

ربوہ ۲۴ رمئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور زیورک میں مصروفیات کے متعلق بذریعہ کیبل گرام جو تازہ اطلاعات مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے موصول ہوئی ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

(۱) زیورک (سوئٹزرلینڈ) ۲۲ رمئی۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ۲۱ رمئی کو صبح حضور نے دفتر میں تشریف فرما ہو کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط کے جواب لکھوائے۔ بعد ازاں حضور نے قریباً تین گھنٹہ تک احباب جماعت کو شرفِ ملاقات بخشا۔ سہ پہر کو حضور نے اُس استقبالیہ میں شرکت فرمائی جو احمدیہ مشن کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا تھا۔ اس میں حضور نے مختلف قومیتوں کے قریباً ساٹھ مہمانوں سے گھل مل کر باتیں کیں اور مختلف جہات سے اسلام کی فضیلت ذہن نشین کرائی۔ مہمانوں میں بعض سربرآوردہ شخصیات اور مختلف علوم کے ماہر فضلاء شامل تھے۔ (مرزا انس احمد)

(۲) زیورک ۲۳ رمئی۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور پاکستان کے جملہ احمدی احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ فرماتے ہیں۔ آج بھی حضور نے یہاں بعض احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔

(مرزا انس احمد)

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور روح القدس کے ساتھ حضور کی مدد فرمائے۔ آمین ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُوب یاد رکھو کہ تمہاری تمام ترقیات خلافت ہی سے وابستہ ہیں

خلیفہ خُدا بناتا ہے اس کے بنانے میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہوتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند اہم ارشادات

"خلیفہ خدا بناتا ہے اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا، نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبے کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں ہوتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے چنانچہ یہ الفاظ کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ کہتے ہیں کہ اس وعدے کا یہ مطلب ہے کہ لوگ جس کو چاہیں خلیفہ بنالیں خدا اس کو اپنا انتخاب قرار دیدے گا مگر یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہمارے ایک اُستاد کا یہ طریق ہوا کرتا تھا کہ جب وہ مدرسہ میں آتا اور کسی لڑکے سے خوش ہوتا تو کہتا اچھا تمہاری جیب میں جو پیسہ ہے وہ مَیں نے تمہیں انعام میں دے دیا۔ یہ بھی ویسا ہی وعدہ بن جاتا ہے کہ اچھا تم کسی کو خود ہی خلیفہ بنالو اور پھر یہ سمجھ لو کہ اسے مَیں نے بنایا ہے۔ اور اگر یہی بات ہو تو پھر انعام کیا ہوا؟ اور ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہنے والی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبّت کا امتیازی سلوک کونسا ہوا؟ وعدہ تو جو کرتا ہے وہی اُسے پورا بھی کیا کرتا ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اُسے پورا کوئی اَور کرے پس اس آیت میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی ظاہری لحاظ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح کسی منصوبے کے ماتحت بھی کوئی خلیفہ نہیں بن سکتا خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا۔ بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جبکہ دُنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہے۔" (خلافتِ راشدہ صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴)

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا...

پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دُنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دُنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی بیشک افراد مریں گے مُشکلات آئیں گی تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا دشمنوں کے ہاتھوں مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔" (درس القرآن المجید مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت درس گاہِ علم وعرفانِ الٰہی ہے

خلافت کیا ہے! اِک فضلِ عظیم ربِّ رحماں ہے
سراسر نور و رحمت، علم و حکمت کا گلستاں ہے
خلافت حرزِ جان و نورِ عینِ ہر مسلماں ہے
خلافت پاسبانِ اُمّتِ فخرِ رسولاں ہے
خلافت جلوہ ہائے قدرتِ ثانی کی حامل ہے
خلافت نصرت و تائیدِ ربّانی کی حامل ہے
خلافت درس گاہِ علم و عرفانِ الٰہی ہے
خلافت اِس زمیں پر آسمانی بادشاہی ہے
خلافت پرتوِ فیضان و انوارِ نبوّت ہے
نظام اِس کا سراسر عکسِ دربارِ نبوّت ہے
خلافت تمکنت اور وحدتِ اُمّت کی ضامن ہے
سکینت، اِستقامت، عزم اور ہمّت کی ضامن ہے
خلافت لاجرم حصنِ حصینِ اہلِ ایماں ہے
خدائے ذوالمنن کا اِک عظیم الشان احساں ہے
خلافت اہلِ ظلمت کے لئے اِک ماہِ کامل ہے
جو سچ پوچھو تو یہ ملّت کے ہر اِک فرد کا دِل ہے
خوشا قسمت کہ یہ نعمت خدا نے پھر عطا کی ہے
یہ شمعِ نورِ طٰہٰ بہرِ اُمّت پھر جلا دی ہے
نظامِ مرکزی ہے یہ محمدؐ کی شریعت کا
کناروں تک زمیں کے دیں کی تبلیغ و اشاعت کا
شہنشاہِ دوعالم کی یہ اِک زندہ کرامت ہے
ہمیشہ رہنے والی ایک تابندہ کرامت ہے
عطا ہوتی ہے جیسے انبیاء کو عصمتِ کبریٰ
خلیفوں کو بھی ملتی ہے قبائے عصمتِ صغریٰ
رہے گا بندۂ مومن جو وابستہ خلافت سے
خدا محفوظ رکھے گا اُسے فسق و ضلالت سے
مبارک وہ حقیقت جان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ جو پیوستہ خلافت کے شجر سے ہے
کہ وہ محفوظ ہر خوف و خطر، ہر فتنہ گر سے ہے
مبارک وہ امامِ وقت کی جس نے اطاعت کی
اور اُن کے زیرِ سایہ اپنے ایماں کی حفاظت کی

مہتاب صدیقی امرتسری

رکھتا ہے عجب شانِ خدا نامِ خلافت

ملتا ہے اُسی قوم کو انعامِ خلافت ٭ ہو جس کا عمل لائقِ اکرامِ خلافت
خورشیدِ جہاں تابِ نبوّت کی کرن ہے ٭ رخشندہ ہیں دیوار و در و بامِ خلافت
یہ سلسلہ در سلسلہ قائم ہے ہُدیٰ کا ٭ پیغامِ نبوّت ہی ہے پیغامِ خلافت
پھر شور اُٹھا خمکدۂ مصطفوی میں ٭ پھر دَور میں لائے ہیں وہی جامِ خلافت
شاہی میں گدائی ہے گدائی میں ہے شاہی ٭ رکھتا ہے عجب شانِ خدا نامِ خلافت
آغاز کیا پھر جو مسیحائے زماں نے ٭ تا روزِ قیامت نہیں انجامِ خلافت

تنویر یہ ہے دین کا اِک نکتۂ باریک
آزاد وہی ہے کہ جو ہے رامِ خلافت

(روشن دین تنویر مرحوم)

خلافت ہی کے دَم سے آج روشن شمعِ وحدت ہے

خلافت ہی کے دم سے آج روشن شمعِ وحدت ہے ٭ خلافت ہی کے دم سے آج فرقِ نور و ظلمت ہے
خلافت دین ہے اسلام ہے اور دیں کی عزت ہے ٭ خلافت ہی کے دم سے ارتقاءِ احمدیت ہے
خلافت جلوہ گاہِ جلوۂ حسنِ رسالت ہے ٭ خلافت آئینہ دارِ کمالاتِ نبوّت ہے
گیا دَورِ خزاں اب فصلِ گُل کی پھر حکومت ہے ٭ خلافت ہی کی برکت سے یہ دُنیا باغِ جنّت ہے
خلافت کا نہ ہونا خلفشارِ مرکزیت ہے ٭ کہ فقدانِ خلافت انتشارِ احمدیّت ہے
خلافت کعبۂ مقصود کا اِک جادۂ آساں ٭ خلافت درحقیقت ایک منہاجِ شریعت ہے
نہ طوفانوں کا خطرہ ہے نہ خوفِ زلزلہ اس کو ٭ خلافت ایک پختہ اور مستحکم عمارت ہے
جماعت بھی منظّم اور مرکز بھی ہے مستحکم ٭ امامِ وقت میں بھی انتظامی قابلیّت ہے
زمامِ ملّتِ بیضا ہے اب دستِ خلافت میں ٭ خلافت عظمتِ دیں ہے وقارِ احمدیت ہے
جماعت کو بھلا پھر کس لئے ہو خوفِ ناکامی ٭ کہ جب ہم میں قیادت ہے خلافت اور امامت ہے

خلافت کا فدائی بن امامت پر فدا ہو جا
اگر اے قیس تجھ کو اِدّعائے احمدیّت ہے

(قیس مینائی نجیب آبادی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی اہمیت قرآن شریف اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں

(محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

خلافتِ آدم

سورہ بقرہ قرآن شریف کی اہم ترین سورتوں میں سے ہے اور گو یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نبوت کے چودھویں یا پندرھویں سال میں نازل ہوئی لیکن قرآن شریف کی ترتیب کے وقت سورۃ الفاتحہ کے بعد پہلی سورۃ ہے۔ اس سورۃ کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝"

(آیات ۳۰ تا ۳۴)

کہ اے انسان تو اس وقت کو یاد کر جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے شخص بھی پیدا کرے گا جو اس میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے؟ اور ہم تو وہ ہیں جو تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بھی کرتے ہیں اور تجھ میں سب برائیوں کے پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں۔ اس پر اللہ نے فرمایا: میں یقیناً وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے! اور اللہ نے آدم کو سب نام سکھائے، پھر انہیں ملائکہ کے سامنے پیش کرکے فرمایا کہ اگر تم درست بات کہہ رہے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ! انہوں نے کہا تو بے عیب ہے جو کچھ تو نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کسی قسم کا علم نہیں! یقیناً تو ہی کامل علم والا اور ہر قول و فعل میں حکمت کو مد نظر رکھنے والا ہے!

اس پر اللہ نے فرمایا: اے آدم! ان فرشتوں کو ان کے نام بتا! پھر جب آدم نے انہیں ان کے نام بتائے تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں یقیناً آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں جانتا ہوں اور میں اسے بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور اسے بھی جو تم چھپاتے ہو!

اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی فرمانبرداری کرو۔ اس پر انہوں نے تو فرمانبرداری کی مگر ابلیس نے نہ کی، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ پہلے سے ہی کافروں میں سے تھا۔"

ان آیاتِ کریمہ سے خلافت کی ضرورت و اہمیت کا علم ہوتا ہے اور اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ کائناتِ عالم کی اور فرشتوں کی موجودگی کے باوجود ایک خلیفہ کی ضرورت تھی اور اس پر وہ علوم اور رازِ جنابِ الٰہی کی طرف سے کھلنے والے تھے جن کا ملائکہ کو بھی علم نہ تھا اور جن کے ذریعہ سب کائنات پر یہ بات واضح ہونے والی تھی کہ خلیفہ خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور انعامات کو پانے والا ہے!

مزید وضاحت

پھر اس بات کی مزید وضاحت سورۃ صٓ کی آیات ۷۱ تا ۸۶ سے ہوتی ہے جن میں ایک منکر و معارضِ خلافت (جو اپنی اس وقت تک مخفی معصیت تکبر کی وجہ سے اس نعمتِ خلافت کی قدر سے محروم رہا) کے انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ الخ"

کہ یاد کر جبکہ تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں پس جب میں اسے مکمل کرلوں اور اس میں اپنا کلام ڈال دوں تو تم لوگ فرمانبرداری کے ساتھ اس کے آگے جھک جاؤ۔ اپس سب کے سب ملائکہ نے اسکی فرمانبرداری اختیار کرلی سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا اور وہ پہلے سے ہی کافر تھا!

اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اس بات سے روکا کہ جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا تھا اس کی فرمانبرداری کرتا؟ کیا تو نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا یا تو واقعہ میں میرے حکم ماننے سے بالا ہے؟ ابلیس نے کہا: کہ میں کم سے کم اس شخص یعنی آدم سے اچھا ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے!

اس پر اللہ نے فرمایا۔ اس جگہ سے نکل جا کیونکہ تو ہماری درگاہ سے دھتکارا گیا ہے اور جزاء سزا کے وقت تک تجھ پر ہماری لعنت پڑتی رہے گی۔

اس پر اس نے کہا کہ اے میرے رب اگر ایسا کرنا ہی ہے تو مجھے اس وقت تک مہلت دے جب تک ان کو زندہ کرکے پھر کھڑا کر دیا جائے۔ اس پر اللہ نے فرمایا: یہی خواہش ہے تو اپنے آپ کو ڈھیل دئے جانے والوں میں سے سمجھ لے۔ یہ ڈھیل ایک معلوم وقت تک ہوگی۔

تب اس نے کہا کہ مجھے تیری عزت کی قسم! میں ان میں سے سب کے سب کو سوا تیرے چیدہ بندوں کے گمراہ کردوں گا۔

تب اللہ نے فرمایا: کہ حقیقت یہ ہے اور میں حقیقت ہی بیان کیا کرتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان میں سے جو تیری اتباع کریں گے سب سے بھر دوں گا۔

دائمی انعام

یہ خلافت کی نعمت ایسی نہ تھی کہ صرف حضرت آدم علیہ السلام تک محدود و محصور رکھی گئی ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے متبعین کو بھی مخاطب کرکے فرمایا:۔

"فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ"

(البقرۃ: ۳۸، ۳۹)

کہ اگر پھر کبھی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی آئندہ کا خوف ہوگا اور نہ وہ کسی سابق کوتاہی پر غمگین ہوں گے اور جو لوگ کفر کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ ضرور دوزخ میں پڑنے والے ہیں وہ اس میں رہتے چلے جائیں گے۔

ان آیاتِ کریمہ میں خلافت کو ہدایت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس کے منکروں کو دوزخ کا وعدہ دیا گیا ہے جو ہر قسم کی بلاؤں اور آفات کی جگہ ہے۔

قرآن شریف کے متعدد مقامات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خلافت کے دنیا کی مختلف اقوام و ملل میں وقتاً فوقتاً پائے جانے کا ذکر کیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمّتِ محمدیہ سے وعدہ خلافت

پھر اُمّتِ محمدیہ کو خاص طور پر خلافت عطا فرمانے کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن شریف میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝" (النور: ۵۵)

کہ اللہ نے تم میں سے ایمان لانیوالوں اور نیک عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو ضرور بالضرور زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اسنے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور انکے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا، وہ (خلفاء) میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے، اور جو لوگ اسکے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے۔

یہ آیتِ کریمہ واضح کرتی ہے کہ ہر ایک قسم کی خلافت جو اُمّتِ محمدیہ سے قبل پہلی اقوام و ملل کو عطا کی گئی، خواہ وہ خلافت روحانی ہو: نبوت و دنیا بعث نبوت یا جسمانی: سلطنت و حکومت، ارضی ہو یا سماوی، انفرادی ہو یا اجتماعی، اُمّتِ محمدیہ کے ایمان داروں اور اعمالِ صالحہ بجالانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جائے گی اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ کوئی دوسرا اس کو تبدیل کر سکتا ہے، اور جو لوگ اس نعمت کا انکار یا ناشکری و ناقدری کریں گے ان کو فاسق قرار دیا گیا ہے۔

احادیث میں خلافت

علاوہ ازیں احادیث میں بھی اُمّتِ محمدیہ میں خلافت الرسولؐ کے بقاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث ہے جسے امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:۔

"عليكم بسنّتي و سنّة الخلفاء الراشدين المهديين"

کہ تم میری سُنّت پر عمل کرو اور میرے بعد جو میرے خلفاء راشد اور مہدی (ہدایت یافتہ اور ہدایت کا منبع) ہوں گے، ان کی جو سُنّت ہو اس پر بھی عمل کرو۔

نیز امام احمد بن حنبل اور امام بیہقی کی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد خلافت ہوگی پھر سلطنت وغیرہ کا دور شروع ہو جائے گا اور لوگوں پر ظلم ہونا شروع ہو جائے گا:۔

"ثمّ تكون خلافة على منهاج النبوّة"

اس کے بعد اللہ تعالیٰ منہاج نبوّت کے رنگ میں سلسلۂ خلافت قائم کر دے گا یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل (مہدی معہود) آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور اس کے بعد سلسلہ خلافتِ راشدہ اللہ تعالیٰ قائم کر دے گا۔

پس ہر ایک سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس انعام کی اہمیّت کو سمجھے جو خاتم المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی غرض وغایت ہے (یعنی خلیفۃ اللہ ہونا) اور جس کا وجود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت ہے اور جس کے ذریعہ سے اسمائِ الٰہیہ کی ہر زمانہ کے لحاظ سے الگ الگ تجلّیات ظاہر ہوتی ہیں اور وہ کام باذن اللہ صادر ہوتے ہیں جو فرشتوں سے بھی صادر نہیں ہو سکتے اور انہیں اپنی لاعلمی اور عجز کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور ملائکہ کی طرح اس کی خدمت و اطاعت میں لگ جائے اور تکبّر و تجبّر سے باز رہے ورنہ ؎

تکبّر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں!
انڈس ٹریول سروس
فون: ۶۸۸۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

۱۹۷۴ء کے بعد
ترقی کی طرف ایک اور قدم
دواخانہ حکیم نظام جان دیر سے دُکھی مخلوق کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے۔ گوجرانوالہ میں اب زچہ بچہ کے لئے مکمل انتظامات کئے ہیں۔ زنانہ امراض کے علاج کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔
دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ۔ مینیجر انوار احمد جان

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۱ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰۱۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

"رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے" (فرمان رسول اکرمؐ)
بیکار مت بیٹھیے — نسیم (رجسٹرڈ) — کوئی ہنر سیکھیے
محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب آپ کو آٹھ (۸) ہنر سکھاتا ہے

کورس	مدت	فیس	کورس	مدت	فیس
۱۔ سٹیل فکسر (سٹیل بار بائینڈر اور سٹیل ریکر)	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے	۵۔ راج (میسن)	۱ ماہ	۳۰۰ روپے
۲۔ شٹرنگ کارپینٹر	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے	۶۔ کارپینٹر جوڑی چوکھاٹ	۱ ماہ	۲۰۰ روپے
۳۔ پائپ فٹر	۳ ہفتے	۱۵۰ روپے	۷۔ کنسٹرکشن فورمین	۱ ماہ	۲۵۰ روپے
۴۔ الیکٹریشن	۱½ ماہ	۲۰۰ روپے	۸۔ رسول ڈرافٹسمین	۳ ماہ	۴۵۰ روپے

اس کے علاوہ آسان عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے کنسٹرکشن فورمین کی کلاس ہر ماہ کی ۱۳ اور ۲۰ تاریخ کو موچی گیٹ میں شروع ہوتی ہیں۔ پراسپکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت حاصل کریں۔ باہر کے حضرات کے لئے رہائش کا بندوبست ہے۔
احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۰٪ رعایت
نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ
بانہ لال کھوہ نزد ناصر گدی فروش۔ اندرون موچی گیٹ۔ فون: ۴۱۵۷۶۵
برانچ:۔ مسلم کالونی بسطامی روڈ سمن آباد۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ خلافت کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چند ضروری اور اہم ارشادات

(مرتبہ:- سلطان احمد پیر کوٹی)

قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ خلافت ایک نعمت ہے جو اس قوم کو دی جاتی ہے جو اس کے مناسب حال اعمال بجا لاتی ہے۔

جب تک کسی قوم میں مومنوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کی اکثریت رہے گی اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ان میں خلافت قائم رکھے گا اور یکے بعد دیگرے خلفاء بناتا چلا جائے گا لیکن جب ان کے ایمان اور اعمال میں نقص واقع ہو جائے گا اور اکثریت مومنوں اور اعمالِ صالحہ کرنے والوں کی نہ رہے گی تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتِ خلافت کو واپس لے لیگا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اپنی اس نعمتِ عظیمہ سے نوازا۔ اس نے ہم میں اپنے وعدہ کے مطابق خلافت کو قائم فرمایا اور اس خلافت کے ذریعہ نہ صرف اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے بہرہ ور کیا اور آج یہ بات نہایت وثوق اور یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس وقت خلافتِ ثالثہ کا بابرکت عہد جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہم سے وعدہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ ہم میں خلافت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

چونکہ شیطان کا وجود انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے وہ ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ جماعتِ مومنین میں انتشار اور افتراق پیدا کر دے، اسے متحد و متفق نہ رہنے دے، مومنوں کو راہِ راست سے بہکا دے، وہ پوری کوشش کرتا ہے کہ وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک جائیں اور ہدایت کو چھوڑ کر قعرِ ضلالت میں گر جائیں اسیلئے اس نے پہلے زمانہ میں بھی مختلف حربے استعمال کر کے لوگوں کو جماعت کے حلقہ سے باہر لیجانے اور خلافت سے بدظن کرنے کی کوشش کی۔ اب بھی کر رہا ہے اور آئندہ بھی وہ اس کوشش میں لگا رہے گا اس لئے خلفاء اپنے اپنے زمانہ میں نہ صرف خلافت کی اہمیت، برکت اور ضرورت کو واضح فرماتے رہے بلکہ اس کے روشن پہلوؤں کو واضح کر کے شیطان کی کوششوں کو ناکام بناتے رہے۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ ارشادات نقل کر رہے ہیں جو حضور نے اپنے بارہ سال سے زائد عرصہ تک پھیلے ہوئے دورِ خلافت میں وقتاً فوقتاً فرمائے تا وہ جماعتِ احمدیہ کے افراد کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوں اور وہ متفق و متحد رہ کر غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں وباللہ التوفیق۔

خلیفہ کسے کہتے ہیں

"خلیفہ کے معنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جانشین کے ہیں جو ضرورت کے وقت تجدیدِ دین کی خاطر آئے اور ان میں صحیح روحِ اسلامی پیدا کرے اور بدعات کو اسلام سے باہر نکال کر پھینک دے اور ایسے سامان پیدا کرے امتِ مسلمہ کیلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بن سکیں۔"

(الفضل ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۵)

"امتِ محمدیہ میں ہر وہ شخص جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کے ذریعہ کوئی خیر حاصل کی یا کوئی فائدہ حاصل کیا اور آگے لوگوں تک پہنچایا وہ اپنے محدود دائرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور نائب ہے۔"

(الفضل ۱۴ر مئی ۱۹۶۸ء ص ۳)

خلفاء کی اقسام

"مجھ سے پہلے لاکھوں کروڑوں لوگ مختلف شکلوں میں آئے۔ کئی اولیاء کی شکل میں آئے۔ کئی محدثین کی شکل میں آئے اور کئی خلفاء کی شکل میں آئے۔ دراصل تو خلافت ہی ہے لیکن خلافت کی آگے کئی شکلیں بن جاتی ہیں۔ غرض جو سلسلہ خلافت اس وقت قائم ہے اور پہلے بھی تھا کئی بزرگ اس شکل میں بھی آئے لیکن خلافت ہی کی جو دوسری شکلیں ہیں ان میں بھی آئے جیسے محدثیت ہے۔ یہ بھی خلافت ہی کی ایک شکل ہے۔ یا ان میں سے اولیاء اللہ اور مقربین الٰہی ہیں اللہ تعالیٰ جن کو یہ کہتا ہے کہ اس محدود دائرہ میں اس تھوڑے سے وقت میں تم میرے بندوں کی اصلاح کرو اور میرے دین کی مدد کرو۔" (الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء ص ۳)

"(آیت استخلاف کے لفظ) کما کی ایک دوسری تفسیر کے مطابق خلافتِ راشدہ کی ایک دوسری شاخ کا وعدہ دیا گیا ہے۔ دراصل چودہ کا یہ سلسلہ خلفاء و مجددین اور خلافتِ راشدہ ایک ہی سلسلۂ خلافت ہے جو آگے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ خلافت راشدہ کی ایک شاخ تو چودہ مجددین کی ہے (بشمولیت مجددِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم) اور خلافتِ راشدہ کی دوسری شاخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے آنے والے خلفاء راشدین و مجددین اور آپ کے بعد آنے والے خلفاء راشدین و مجددین (جو آپ کے ظل کے طور پر مبعوث ہونگے) پر مشتمل ہے۔ پس خلافتِ راشدہ دو حصوں میں منقسم ہو گئی۔ ایک وہ خلفاء اور مجددین جو چودہ مجددین کی شاخ میں منسلک ہوئے کیونکہ سارے خلافتِ راشدہ کا حصہ ہیں اور ایک وہ خلفاء راشدین جو اس سلسلہ میں منسلک نہیں ہوئے اور اس سے باہر رہے لیکن ہیں وہ بھی خلفاء راشدین جیسے مثلاً حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علی رضوان اللہ علیہم یا مثلاً وہ قدرتِ ثانیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزار سالہ مجددیت کے زمانہ میں ظاہر ہونی تھی تو یہ ایک دوسری شاخ خلافت راشدہ کی ہے جو چلی آ رہی تھی اور چلی جا رہی ہے۔"

(الفضل ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۵ء ص ۱)

"آیتِ استخلاف میں خلافت کے ایک دوسرے سلسلہ کا وعدہ بھی دیا گیا ہے جو پہلی دو شاخوں سے مختلف ہے۔ ہے تو یہ خلافتِ حقہ ہی لیکن ہم نے ایک اصطلاح بنائی تھی اس لئے اس کو ہم خلافتِ راشدہ نہیں کہتے گو رشد سے وہ بھی بھری ہوئی ہے۔ ہم اسے خلافتِ ائمہ کہیں گے اور خلافت کا یہ سلسلہ جو ہے اس کی رو سے امتِ محمدیہ میں سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں خلفاء پیدا ہوئے جیسا کہ امتِ موسویہ میں سینکڑوں ہزاروں خلفاء پیدا ہوتے۔ کچھ انبیاء کے نام سے اور کچھ ربانی علماء کے نام سے آتے رہیں کما جو آیتِ استخلاف میں ہے یہ کہتا ہے ہم سے ایک دوسرا وعدہ بھی کرتا ہے اور وہ یہ کہ جس طرح امتِ موسویہ میں اللہ تعالیٰ کے ہزاروں نیک بندے خلیفہ کی حیثیت میں یعنی نائبِ رسول کی حیثیت میں رسول ہی کا کام کرنے والے پیدا ہوئے اسی طرح امتِ محمدیہ میں سینکڑوں ہزاروں ایسے خدا کے بزرگ بندے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے پیدا ہوں گے جو اسلام کے چہرہ کو روشن رکھیں گے اور جیسا کہ ایک ایک وقت میں امتِ موسویہ میں چار چار سو نائب اور خلیفہ بھی پیدا ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں چونکہ امتِ محمدیہ کا دائرہ وسیع ہے ہو سکتا ہے کہ امتِ موسویہ کے چار سو کے مقابلہ میں ایک ہی وقت میں چار ہزار بزرگ پیدا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کی حیثیت میں اور آپ کی نیابت میں آپ کا کام کریں۔ اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر ہو گی۔"

(الفضل ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۵ء ص ۱۱)

"دوسرے سلسلہ کے خلفاء ائمہ، صلحاءِ امت، ائمہ امت خلافتِ راشدہ کے ماتحت ہوتے ہیں اگر اس سے اپنا رشتہ قطع کر لیں تو بلعم باعور بن جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ان سے تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آ جاتے ہیں لیکن جب تک ان کا رشتہ قائم رہتا ہے خلافتِ راشدہ کا خلیفہ ان تمام کا سردار ہوتا ہے اور بڑا خوش قسمت ہے وہ خلیفہ وقت جس کے ماتحت دوسروں کی نسبت زیادہ اس دوسرے سلسلہ کے خلفاء اور ائمہ موجود ہوں کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی طاقت دی ہے، ایسے ہتھیار دیئے ہیں جو بعض دوسروں کو نہیں دیئے۔" (ایضاً ص ۱۲)

خلیفہ خدا بناتا ہے

"جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اس ڈھال کو اس نے ہم سے لے لیا اور اس نے مجھے آگے کر دیا۔ میں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوت مجھ سے زیادہ ہو مجھ میں تو وہ بھی نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔"

(الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۵)

"خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی روحانیت اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے۔ یہ بندہ بیشک ضعیف، کم علم، کمزور، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے لیکن اب وہ میری پناہ میں آگیا ہے۔ اب تمہیں بہرحال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت اس کی منشاء پوری ہوتی ہے۔ اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔"

(الفضل ۷ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

اُمّتِ مسلمہ سے خلافت کا وعدہ

"اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا کہ اگر تم کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ گے تو ان راہوں کی طرف تمہیں ہدایت دی جائے گی جن پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے اور یہ بھی وعدہ دیا گیا کہ اگر تم کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بشری کمزوریوں کے پیش نظر خلافتِ حقہ کا نظام تم میں جاری کرے گا اور ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کا تعلق پختہ اور کامل طور پر اپنے رب سے ہوگا۔ وہ اپنے اور تمہارے رب کے منشاء کے مطابق تمہاری راہنمائی کرتے رہیں گے اور تمہیں سہارا دیتے رہیں گے۔ تمہاری غفلتوں، سستیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور ان نیک اعمال کی طرف راہنمائی کرتے رہیں گے جو حالاتِ حاضرہ کا تقاضا ہوں"

(الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

"اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جیسے اور جس رنگ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں خلفاء کا نظام قائم کیا گیا تھا اسی رنگ میں اور اسی طور پر اُمتِ مسلمہ میں بھی خلفاء کا ایک نظام قائم کیا جائے گا جو خلیفہ اور مجدد ہوں گے۔ آیت استخلاف میں خلافت کا یہ وعدہ ہے۔"

(ایضاً)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کَمَا کی تفسیر لکھتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں جس قسم کے، جس رنگ کے، جس زمانہ میں، جن وقفوں کی تجدید کے ساتھ خلفاء پیدا ہوتے رہے بالکل اسی طرح اُمتِ محمدیہ میں پیدا ہوں گے۔ اُمتِ موسویہ کی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو وہاں ہمیں کئی قسم کے خلفاء نظر آتے ہیں۔ ایک وہ سلسلہ خلافت جو چودہ خلفاء پر مشتمل ہے جن کے پہلے اور اپنی اُمت میں بڑے خلیفہ اور مجدد حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے اور جن کے چودھویں اور سب سے آخری خلیفہ اور مجدد حضرت مسیح علیہ السلام تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں بھی اس قسم کی خلافت اور تجدید دین جاری رہی ہے یعنی اس نقطۂ نگاہ سے ایک ایسا سلسلہ اُمتِ محمدیہ میں پیدا ہوا جس سلسلہ تجدیدِ دین کے مجددِ اعظم جنہیں خلافتِ عظمیٰ حاصل تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کے بعد پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ تھے اور حضرت ابوبکرؓ کو ایک کامل مشابہت حضرت یوشع بن نون سے تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلے خلیفہ ان تیرہ خلفاء کے سلسلہ میں پیدا ہوئے۔ اور آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس مشابہت پر بحث کی ہے جو حضرت ابوبکرؓ کو حضرت یوشع بن نون کے ساتھ تھی اور پھر آپ نے فرمایا کہ آخر میں میں ہوں اور میری مشابہتِ کاملہ حضرت مسیح ناصری سے ہے۔"

(الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۱)

جماعت احمدیہ میں خلافت

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا کہ تیرے بعد میں ایک ایسا سلسلہ خلافت قائم کر رہا ہوں جو قیامت تک رہے گا۔ ..... آپ نے فرمایا میں خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت ہوں۔ خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اپنی زبردست قدرت کا مظاہرہ کیا ہے اور یہ کہ میرے بعد خدا تعالیٰ بعض اور وجودوں کے ہاتھ پر اپنی زبردست قدرت ظاہر کرے گا اور یہ خدا تعالیٰ کی قدرت ثانی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ اسلام کو غالب کرنے کیلئے اس نے ایک نظام قائم کر دیا ہے۔ فرمایا ایک زبردست قدرت جو میرے بعد تمہیں ملنے والی ہے یہ بلا انفصال یعنی کسی وقفے کے بغیر قیامت تک تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الفضل ۲ مئی ۱۹۶۶ء صفحہ ۱)

خلافتِ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی ضامن ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور آپ کے حقیقی جانشین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ ناکامی میرے خمیر میں نہیں ہے۔ خلافتِ احمدیہ بھی چونکہ قدرتِ ثانیہ ہے اور آپ کا ظل ہے اور آپ کی نیابت میں آپ کے مشن کی تکمیل کی ضامن ہے اس لئے آپ کے خلفاء کے خمیر میں بھی ناکامی نہ تھی اور نہ ہے۔ ..... تاریخ شاہد ہے کہ ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک وہ شاندار کام ہوئے اور اسلام کو وہ شاندار ترقیات نصیب ہوئیں کہ قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہو گئی۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہوا تو بعض لوگوں نے سمجھا کہ بس اب خلافتِ احمدیہ باہمی تنازع کی نذر ہو کر رہ جائے گی مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حسنِ تربیت کا نتیجہ تھا کہ خلافتِ ثالثہ کا انتخاب ایسے پُرامن طریق پر عمل میں آیا کہ دشمنوں کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔"

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۷ء)

خلفاء کے کام

"خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو اور نگرانی کرنے والا ہو کہ وہ لوگ جو سلسلہ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں کیا وہ قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں اور اس سے منہ پھیرنے والے نہیں؟ بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کام خلیفۂ وقت کے سپرد کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک بڑا اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ قوم اعتصام بحبل اللہ کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہے کہ نہیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ محض اپنی نعمت کے طور پر اور اپنے فضل اور برکت کے نتیجہ میں ان کے درمیان مودّت اور الفت پیدا کرتا اور انہیں بنیان مرصوص بنا دیتا ہے۔"

(الفضل ۷ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۴)

"جماعتی نظام میں جب تک کسی جماعت میں خلافت قائم رہے یہ فیصلہ کرنا کہ جماعتی کاموں میں کونسی بات اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق احسن ہے اور کونسی نہیں یہ صرف خلیفہ وقت کا کام ہے کسی اور کا ہے ہی نہیں۔ اس نے بتانا ہے کہ موجودہ حالات میں مثلاً دوسروں کے ساتھ مذہبی تبادلہ خیال اس رنگ میں کرو۔ ہزار طریقے ہیں جن سے ہم مذہبی تبادلہ خیال کرتے ہیں کسی موقع پر کسی وقت پر، کسی مقام پر یا کسی دوسرے ملک میں دوسرا طریقہ احسن ہوتا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا کہ کونسے مقام یا کونسے ملک میں کونسا طریق احسن ہے خلیفہ وقت کا کام ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

"ہماری جماعت میں اس وقت مختلف تنظیمیں کام کر رہی ہیں ..... یہ تنظیمیں خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کی حیثیت میں بڑے ہی مفید کام کرتی رہی ہیں اور اب بھی کر رہی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرتی رہیں گی لیکن ہر تنظیم میں بعض دفعہ وقتی طور پر بعض کمزوریاں بھی آجاتی ہیں۔ یہ خلیفۂ وقت کا کام ہوتا ہے کہ ان کمزوریوں کو جس طرح وہ مناسب سمجھے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی اسے ہدایت ہو دور کرنے کی کوشش کرے۔ بسا اوقات ایک ظاہر بین آنکھ اس کوشش کو دیکھ ہی نہیں سکتی جو کسی کمزوری کو دور کرنے کے لئے کی جاتی ہے لیکن بہرحال خلیفۂ وقت تو کسی وقت بھی اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہو سکتا خواہ دنیا اسے دیکھے یا نہ دیکھے اور سمجھے یا نہ سمجھے۔"

(الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

"اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں غلبۂ اسلام کی جنگ مادی ہتھیاروں سے نہیں بلکہ خلقِ عظیم کی پیروی میں خلافت کی ڈھال کے پیچھے لڑی جائے گی۔"

(خلیفۃ المسیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کا عظیم روحانی انعام اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

ایمان کے جملہ تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اعمالِ صالحہ بجالاتے چلے جانا ہم سب کا فرض ہے

(شیخ خورشید احمد)

خلافت کی اہمیت و عظمت

خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم روحانی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مومنوں کو عطا فرماتا ہے اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر و قیمت اور اہمیت و عظمت کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک طرف تو اس سے براہِ راست متمتع ہونے والے خوش قسمت اصحاب دن رات اس کی برکات کا مشاہدہ کر کے اپنے ایمانوں کو بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف رہتے ہوئے اس کے شکر گزار بندے بنتے ہیں اور دوسری طرف وہ لوگ بھی جو اس عظیم آسمانی نعمت سے محروم ہیں اپنے قلوب میں محرومی کا شدید احساس رکھتے ہیں اور یہ تمنا اور خواہش رکھتے ہیں کہ کاش! ہمیں بھی یہ نعمت میسّر آجائے تاکہ ہم بھی اس کے طفیل ایک مرکز اور ایک امام کی قیادت میں متحد و متفق ہو کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں! لیکن صاف ظاہر ہے کہ محض انسانی تمنّا اور خواہش کے نتیجہ میں یہ روحانی انعام نہ پہلے کسی کو حاصل ہوا اور نہ آئندہ ہو گا۔ اس نعمت کو تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا ہے اور اس کا فیصلہ اس نے خود اپنے ہاتھ میں رکھا ہے کہ کون اس نعمت کا حقدار اور مستحق ہے! یہی وجہ ہے کہ قیامِ خلافت کے لئے محض دنیوی اسباب پر بھروسہ کر کے جو کوششیں کی گئیں اور جن میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرائط کو ملحوظ نہ رکھا گیا وہ ہمیشہ ناکامی پر منتج ہوئیں اور وہ خیالات و افکار میں وحدت اور مرکزیت پیدا کرنے کی بجائے مزید انتشار و اختلاف کا موجب بن گئیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ آج جماعت احمدیہ کو سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے اور آپ ہی کے فیوض کے طفیل (جو تا قیامت جاری رہیں گے) خلافت کی عظیم روحانی نعمت حاصل ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ دن رات خدائی تصرفات اور اس کی تائید و نصرت کے نشان دیکھ رہی ہے لیکن ہر نعمت اپنے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی لاتی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ جتنی بڑی نعمت ہو اتنی ہی عظیم ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے ان ذمہ داریوں کو ادا کر کے ہی انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکتا ہے اور اس کے مزید فضلوں کو جذب کرنے کے قابل بن سکتا ہے اس اعتبار سے احباب جماعتِ احمدیہ میں سے ہر فرد کو یہ سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ خلافت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اس پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور وہ انہیں کس حد تک پورا کر رہا ہے!

وابستگانِ خلافت کی ذمہ داریاں

آئیے! اس بارہ میں قرآن کریم سے راہ نمائی حاصل کریں! اللہ تعالیٰ سورۂ نور میں مومنوں کے ساتھ خلافت کا وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا
يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ
بِىْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝

(النور: ۵۶)

ترجمہ:- اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کو وہ ان کے لئے امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے۔

اس آیت میں جسے اسلامی اصطلاح میں آیتِ استخلاف کہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے ساتھ نعمتِ خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن اسے ایمان اور عملِ صالح کے ساتھ مشروط کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہی وہ دو چیزیں ہیں جو مومنوں کو نعمتِ خلافت کا مستحق بنا سکتی ہیں اور پھر انہی خصوصیّات پر کاربند ہونے سے وہ اس عظیم روحانی نعمت سے وابستہ ہونے کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکتے ہیں۔

ایمان کی حقیقت

ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا
قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ
قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ
قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ
مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(الحجرات: ۱۵)

ترجمہ:- اعراب (جنگلوں میں رہنے والے وہ عرب جو تعلیم ظاہری اور تمدّن سے محروم تھے) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے تم صرف یہ کہا کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے کیونکہ (اے اعراب!) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں حقیقتہً

> اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ روحانی خلافت کا جو وعدہ کیا ہے وہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط ہے جماعتِ احمدیہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور فیض سے جو خلافت قائم ہے وہ ثبوت ہے اِس امر کا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بحیثیت مجموعی یہ جماعت ایمان اور اعمالِ صالحہ پر قائم ہے لیکن اِس عظیم روحانی انعام کی برکات کو قیامت تک ممتد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے تمام افراد ایمان اور اعمالِ صالحہ کے تمام تقاضوں کو نسل در نسل پورا کرتے رہیں۔

داخل نہیں ہوا اور اے مومنو! اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی سچی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

(الحجرات: ۱۶)

ترجمہ:- مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتے ہیں پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔

اِن آیات سے معلوم ہوا کہ ایمان کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ انسان پہلے خدا تعالیٰ پر اور اس کی جملہ صفات پر اور پھر اس کے رسولؐ کی صداقت پر زندہ اور پختہ یقین پیدا کرے اور پھر حقیقی معنوں میں بہ شرح صدر خدا اور اس کے رسولؐ کے جملہ احکامات کی پوری پوری اطاعت کرے اور ان کے بارہ میں کبھی کسی شک و شبہ میں مبتلا نہ ہو اور اپنی جان اپنے اموال اور اپنی جملہ صلاحیتوں کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے راستے میں قربان کرتا چلا جائے۔

اِن آیات کی روشنی میں نعمتِ خلافت سے متمتع ہونے کی وجہ سے انسان پر جو سب سے پہلی ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ہے کہ اس کا دل خدا، اس کے رسولؐ اور اس کے خلفاء کی طرف سے صادر شدہ جملہ احکامات کی تعمیل کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ اور تیار رہے اور وہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائے اور اپنی ہر صلاحیت اور طاقت کو اس کی راہ میں قربان کرتا چلا جائے۔

ایمان کی اہمیت اس زمانہ کے مامور کے الفاظ میں

یہی وہ خصوصیات ہیں جو ایمان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں اور ایمان کی جو قدر و قیمت ہے وہ اس زمانہ کے مامور من اللہ کی زبان سے سنئیے:۔

"اگر ایمان نہ ہوتا تو نجات کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا ایمان ہی ہے جو رضائے الٰہی کا وسیلہ اور مراتب قرب کا زینہ اور گناہوں کا زنگ دھونے کے لئے ایک چشمہ ہے ... سو اُٹھو اور ایمان کو ڈھونڈو ... کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے ... اے ایمان کیا ہی تیرے شیریں ثمرات ہیں۔ کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں سبحان اللہ کیا ہی عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ صفحہ ۲۷)

ایمان کے دو مدارج

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ایمان کے دو مدارج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دراصل ایمان کے دو مدارج ہیں پہلا درجہ دلیل کے ساتھ ایمان لانا ہے مگر دلیل انسان کو اس مقام تک نہیں پہنچاتی جسے مشاہدہ کا مقام کہتے ہیں وہ ماننا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بادشاہ یا حاکمِ وقت کی حکومت مان لی جائے مگر دوسرا درجہ انکشاف کا ہوتا ہے اس مقام پر پہنچ کر انسان کا خدا تعالیٰ سے حقیقی اتصال ہو جاتا ہے اور رسمی ایمان حقیقی ایمان کی شکل اختیار کرکے اس کا جزو بن جاتا ہے اور اسے بشاشتِ قلبی حاصل ہو جاتی ہے جس کے بعد اس کے لئے کسی ارتداد یا ٹھوکر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۴۹)

ایک اور جگہ حضور ایمان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم بتاتا ہے کہ انسان اس وقت تک کبھی سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ عملاً خدا تعالیٰ سے ایسی محبت نہ کرے کہ اس کے مقابلہ میں نہ ماں باپ کی محبت ٹھہر سکے نہ بیٹوں کی محبت ٹھہر سکے نہ بھائیوں کی محبت ٹھہر سکے نہ بیویوں کی محبت ٹھہر سکے نہ قبیلہ اور قوم کی محبت ٹھہر سکے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ ... جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں اسکے متعلق سمجھ لو کہ اسے حلاوتِ ایمان حاصل ہو گئی ہے اوّل یہ کہ خدا اور اس کا رسولؐ اس کی نگاہ میں تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہو۔ دوم انسان دوسرے سے محض اللہ کے لئے محبت کرے سوم ایمان لانے کے بعد وہ کفر کی طرف لوٹنا ایسا ہی ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالا جانا (بخاری جلد اوّل کتاب الایمان)

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۲۷)

دوسری شرط ـ عملِ صالح

آیتِ استخلاف میں نعمتِ خلافت سے متمتع ہونے کی دوسری شرط اللہ تعالیٰ نے عملِ صالح قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اعمالِ صالحہ بجالانے والے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(العنکبوت ۸)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے اور پھر ایمان کے مطابق انہوں نے عمل بھی کئے ہم ان کی کمزوریوں کو ان سے دور کر دیں گے اور جو کام وہ کرتے ہیں اس کے مطابق جو بھی بہترین جزاء انہیں مل سکتی ہے وہ ہم ان کو دیں گے۔

عملِ صالح کی حقیقت

اس آیت میں عملِ صالح کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ صالح صَلُحَ سے نکلا ہے اور اس کے معنے ہوتے ہیں کسی چیز کے مطابق ہونا۔ پس عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے معنے ہوئے اپنے ایمان کے مطابق عمل کرنا۔ لوگ بالعموم صالح کے معنے نیک کے کرتے ہیں حالانکہ عربی زبان کے لحاظ سے اس کے معنے ہیں ایمان کے مطابق عمل کرنے والا۔ اس لحاظ سے نیکی ایک معین چیز نہیں ہے بلکہ ایک نسبتی چیز بن جاتی ہے۔ جو کام بعض حالات میں نیک ہوتا ہے وہی دوسرے حالات میں بُرا بھی ہو سکتا ہے۔ گویا عملِ صالح وہ ہے جو نہ صرف نیک ہو بلکہ مناسب حال بھی ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ عملِ صالح کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عملِ صالح وہ عمل ہے جو مناسب حال ہو۔ نیک عمل اور ہوتا ہے اور مناسب حال اور چیز ہے۔ نماز نیک عمل ہے مگر دشمن کے حملہ کے وقت وہ عملِ صالح نہیں ہوتی بلکہ اس کے حملہ کا دفاع عملِ صالح ہو جاتا ہے۔ پس صالح وہ شخص ہے جس کی زندگی اپنے ماحول کے مطابق ہے اور نیک بھی ہو ... صالح میں دونوں باتوں کی شرط ہے یعنی وہ خیر ہی خیر ہو اور پھر مناسب حال بھی ہو۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۹۷)

عملِ صالح کی اس تشریح کی روشنی میں اگر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اعمالِ صالحہ بجالانے کے سلسلے میں خلیفۂ وقت کی راہ نمائی از حد ضروری ہے کیونکہ انفرادی لحاظ سے اس امر کا فیصلہ تو کسی حد تک ہر انسان خود کر سکتا ہے کہ کونسے نیک اعمال ہیں جو اسے بجالانے چاہئیں لیکن اعمال صالحہ کونسے ہیں جو نیک کے علاوہ مناسب حال بھی ہوں۔ اس کا علم حاصل کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کی راہ نمائی از بس ضروری ہے بالخصوص اجتماعی لحاظ سے تو خلیفۂ وقت ہی اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی اور اس کی دی ہوئی فراست کے ماتحت ہر قسم کی اطلاعات اور معلومات کی روشنی میں دعاؤں کے بعد یہ فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ غلبۂ اسلام کے لئے اور جماعتی ترقی اور مفاد کے لئے کونسے اعمال ضروری اور مناسب حال ہیں حقیقت یہ ہے کہ خلافت کی طرف سے جو تحریکات جاری کی جاتی ہیں اور جن امور کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے وہی حقیقی معنوں میں نیک اور مناسب حال اعمال ہوتے ہیں اور ان کی بجاآوری ہی ہم سب کے لئے سعادت اور خیر و برکت کا موجب ہوتی ہے۔ پس نعمتِ خلافت کی قدر کرنے اور اس انعامِ خداوندی کے سلسلہ میں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان میں سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہیں اور اس کے منشاء کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالاتے ہوئے ایمان کے جملہ تقاضوں کو پورا کریں ہر پیش آمدہ خطرہ یا ابتلاء کے وقت خلیفۂ وقت سے راہ نمائی حاصل کریں اور پھر بے خوف و خطر اس کی ہدایات پر عمل کرتے چلے جائیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر بعض اندرونی فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جس جماعت میں خلافتِ راشدہ قائم ہو اس جماعت کے کسی فرد کو کسی دوسرے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ ڈھارس دی ہے کہ امام ایک ڈھال ہوتا ہے اس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے جو تیر پڑے گا وہ امام کے سینے پر پڑیگا پھر آپ کس چیز سے گھبراتے ہیں آپ بے خوف ہو جائیں اور بے خوف ہو کر دینی کام کریں۔"

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۳)

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیتِ استخلاف میں مومنوں سے روحانی خلافت کا جو وعدہ کیا ہے اسے اس نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط کیا ہے اور جماعتِ احمدیہ میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور فیض سے جو خلافتِ راشدہ قائم ہے وہ ثبوت ہے اس امر کا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بحیثیت مجموعی یہ جماعت ایمان اور اعمالِ صالحہ پر قائم ہے لیکن اس عظیم روحانی انعام کی برکات کو قیامت تک ممتد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے تمام افراد ایمان اور اعمالِ صالحہ کے تمام تقاضوں کو نسلاً بعد نسلٍ پورا کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتے رہیں۔ ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ ہم خدا اور اس کے رسولؐ کے جملہ احکامات پر علیٰ وجہ البصیرت یقین پیدا کرنے کے بعد ان کی تعمیل کرنے کے لئے کوشاں رہیں اور اعمالِ صالحہ کی بجاآوری کے لئے ضروری ہے کہ ہم خلیفۂ وقت سے راہ نمائی حاصل کریں اور انفرادی اور اجتماعی دونوں لحاظ سے جن اعمال کو بھی موجودہ زمانہ کے لحاظ سے وہ نیک اور مناسب حال قرار دیں اور جو تحریکات بھی جماعت کے سامنے رکھیں ہم ان پر دلی شوق اور رغبت کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے انہیں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ یہی وہ طریق ہے جس سے ہم انعامِ خلافت کے حامل ہونے کے لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرخنامہ

- حبوب مفید اٹھرا ۲۰/- روپے
- تریاق معدہ ۴/- روپے
- اکسیر یا ٹیوریا ۴/۵۰ روپے

ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ

SUZUKI

SUZUKI

VAN - PICK-UP - CAR

REPAIRS

- سوزوکی گاڑیوں کی مرمت ۔ ماہر کاریگروں کی زیرنگرانی
- مرمت کی گارنٹی۔
- چیکنگ کے جدید میٹرز اور مرمت کے سپیشل اوزار،
- آپکی سہولت کیلئے ورکشاپ بروز جمعہ کھلی رہتی ہے۔ ناغہ اتوار
- گاڑی مرمت کروانے کیلئے ایڈوانس بکنگ کروائیں۔ شکریہ

ورکشاپ گائیڈ (نقشہ) دوسری طرف ملاحظہ فرمائیں

MINI MOTORS
54-B, GULBERG III, LAHORE Phone: 81442

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابلِ اعتماد نام

مِٹسوبشی "MITSUBISHI"

پیکیجڈ ائیر/واٹر کولڈ ائیرکنڈیشنرز

PACKAGED AIR AND WATERCOOLED AIR-CONIDITIONORS

مِٹسوبشی AIR COOLED / WATER COOLED ایئرکنڈیشنرز کا شمار دنیا کے اعلیٰ ترین ایئرکنڈیشنرز میں ہوتا ہے۔ کم خرچ، مستحکم ڈیزائن، قوت، استعمال اور تنصیب میں آسانی، ہر پہلو سے یہ ایئرکنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے مِٹسوبشی ایئرکنڈیشنرز کو دنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ایئرکنڈیشننگ کی ہر ضرورت کے لئے مِٹسوبشی ایئرکنڈیشننگ یونٹ (UNIT) پسند فرمائیے۔

تقسیم کنندگان:- **احمد اینڈ احمد لمیٹڈ**

صدر دفتر:- ۱۰/۴۳-۱ اے بلاک نمبر ۶ - پی ای سی ایچ - ایس
کراچی - ۲۹
فون نمبرز:- ۴۳۰۸۸۰ - ۴۳۴۲۶۶

شاخ
جے - ۱۹۵ - آدم جی روڈ
راولپنڈی کینٹ
فون نمبر - ۶۵۶۸۶

تریاقِ اٹھرا مکمل کورس بیس ۲۰ روپے ٭ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ - فون ۵۳۸

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس ۸۵-بی انارکلی - لاہور
الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ کھوکے، پٹو گن واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے شلواریں اسوٹ وغیرہ بھی ہر قسم دستیاب ہیں۔

الفردوس شال ہاؤس ۸۵ - انارکلی لاہور

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز، راجپوت سائیکل ورکس، نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھلوں کی لذت آفریں خوشبوؤں سے بھرپور

شیزان کا

شربتِ ثمر قند

Shezan - for that extra taste of goodness

SI 4-77

آپ کو معلوم ہو چکا ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے۔ خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے:۔

حکیم عبد الحمید

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹

فون نمبر ۴۴۴۸۷

ربوہ۔ فون نمبر ۶۳۸

فون ملز: ۲۶۹۴۶ فون آفس: ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ

فیصل آباد

امپورٹرز ——— ایکسپورٹرز

لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین۔

جاذبِ نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند

آفس

منڈر گلی۔ ریل بازار فیصل آباد

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:۔

(۱) غیر تربیت یافتہ لیبر۔

(۲) مستقل راج:۔ ایک (۱) آسامی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(۳) مستقل ترکھان:۔ ایک (۱) آسامی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(۴) چوکیدار:۔ سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائیگی۔ عمر تیس سال سے زیادہ ہونی چاہیئے۔

(۵) مشین اوپریٹر / فٹر:۔ ڈپلومہ ہولڈر کو ترجیح دی جائیگی معقول تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

پاکستان چپ بورڈ فیکٹری لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جی ٹی روڈ جہلم

ھُوَ الشَّافِی

پیٹنٹڈ پرانی "لاعلاج" امراض کے تیر بہدف نسخے

حاصل کرنے کیلئے دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر "کیوریٹو لٹریچر" (CURATIVE LITERATURE) مفت حاصل کریں۔ خصوصاً مندرجہ ذیل تکالیف کی کیورز (CURES) کی تفصیل انحد مفید ہوگی:۔

(4) ASTHMA. دمہ۔ ضیق النفس۔ سانس کی تنگی وغیرہ۔

(17) DIABETES. ذیابیطس۔ پیشاب کا بکثرت آنا۔ پیشاب میں شوگر کا آنا۔

(20) DWARFISHNESS. قد چھوٹا ہونا نشوونما کی کمی۔ بونا پن پچیس ۲۵ سال کی عمر تک کیلئے۔

(31) HAIR. بالوں کا گرنا۔ بال چر۔ بالوں کا کم بڑھنا۔ سکری پیدا ہونا۔

(45) OBESITY. موٹاپا جسم میں چربی کی زیادتی خصوصاً پیٹ بڑھا ہوا اور وزن ضرورت سے زیادہ۔

(50) PILES. بواسیر خونی و بادی ہر دو قسم۔ مسّے اور درد وغیرہ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰ کیولری گراؤنڈ۔ لاہور کینٹ

ڈسٹری بیوٹرز:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

اعلان تعطیل

۲۷ مئی ۷۸ء بروز ہفتہ حسب سابق دفتر الفضل میں یوم خلافت کی وجہ سے تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینجر)